

M.B. KHAN ARTIST UDGAWAS LUCKNOW

جلد ۹ نمبر ۲۴

مسٹر پنچ کی نوکٹ

یکشنبہ ۲۲ جون سنہ ۱۹۲۴ء

ولایتی انصاف اور فطرت کا مقتضیٰ

برسوں سے دنیا کے متعلق اس گھات میں تھے کہ قوانین کو فطرت کے مطابق بنائیں۔ اب جا کے میاں قانون فطرت کے زیر سایہ پروان چڑھتے نظر آتے ہیں۔ مسز روز جینیٹ ایک میم صاحب ہیں اتفاق سے انکے خاوند کو دو دفعہ قید ہوئی۔ یہ نہیں معلوم کہ لمبی قید ہوئی یا شگفتگی مگر میم صاحب فراق شوہر کا صدمہ نہ سہ سکیں اور کسی دوسرے سے اٹک گئیں۔ جب پہلا خاوند چھوٹ کے آیا تو اس نے نالش بنا بر مداخلت بیجا ٹھونک دی۔ جج صاحب نے میم صاحب کو اس وجہ سے کوئی سزا نہ دی کہ انکی دانست میں میم صاحب فطرت کے تقاضے سے مجبور ہو گئی تھیں۔ والمجبور معذور۔ ولایت کے خبری کاغذ انصاف کی تحسین کر رہے ہیں۔ فی الواقع قانون کنجشکی بھی اس فیصلے کا مؤید ہے چنانچہ چڑے کو کوئی تاک کے پکڑ لیجیے چڑیا فوراً تقاضائے فطرت سے مجبور ہو کر دوسرا چڑا ڈھونڈھ لاتی ہے۔ اگر آپ نے چڑے کو رہا کر دیا تو دونوں میں جنگ چلتی ہے۔ تجربہ کار چڑیمار کہتے ہیں کہ فتح اکثر دوسرے خاوند کو ہوتی ہے۔ ہم نے فیصلہ نہیں دیکھا ورنہ بیان کرتے کہ مسز روز جینیٹ نے شوہر اول کو اس زمین متنازعہ پر قبضہ دیا یا شوہر ثانی کو۔ زنانہ حقوق کے حامیوں کو جلد نقل فیصلہ حاصل کرنی چاہیے تاکہ عورتوں کے فطری حقوق ہندوستان میں تلف نہ ہونے پائیں۔

عراقی و انگریزی معاہدہ کسی نہ کسی طرح منظور ہوگیا اگرچہ منظوری چند روزہ معلوم ہوتی ہے آگے چل کے رنگ دکھائے گی۔ اگر خیر نہیں ہے ہاں تو ہے۔ کچھ تحریر کچھ تقریر دونوں کے زور سے کام نکل گیا۔ البتہ عراقیوں نے ایک شرط ابھی رکھی ہے یعنی برطانیہ نے اگر موصل میں حقوق عراق کی حفاظت نہ کی تو یہ معاہدہ کالعدم سمجھا جائیگا۔ بھئی واہ یہ شرط تو سچ مچ مزے دار ہے۔ اور لطیفہ ایسی ہی ہے جیسے کوئی کسی دہن دوز سے کہے یار اگر تم نے لڈو پیٹ بھر کے نہ کھائے تو ہم تم سے بگڑ جائیں گے۔ اس شرط سے ترکوں کے خلاف ہماری سرکار کو اچھی خاصی تقویت ہو گئی ہے۔ سر پرسی کاکس کی آمدورفت اور کمیشن کا بکھیڑا ہو جانا اس شرط کے آگے مات ہے۔ یا اہل العراق [illegible] اہل الشقاق

بڑی بات جو حکومت اب بھی مفسدہ پردازی کے مقابلہ میں آنکھیں دکھانے پر آمادہ ہوئی۔ چند ہفتہ پیشتر ہم نے لکھا تھا کہ قانون کی وہ دفعات جو باہمی منافرت پیدا کرنے سے متعلق ہیں بیکار ہو گئی ہیں اور حکومت ہندو مسلمانوں کی مفسدانہ تحریرات کو مزے لے لے کے دیکھ رہی ہے۔ سنا جاتا ہے کہ آئین ساز مجلس کے بعض ممبر خواب غفلت سے بیدار ہوئے ہیں۔ آئندہ شبدیز قلم کی منہ زوریاں کچھ کم ہو جائینگی اور اسی کے ساتھ جو حمام اس زمین سے گرم ہوتے تھے ٹھنڈے پڑ جائیں گے۔

اس تجویز کے منظور ہونے میں کس بیوقوف کو اشتباہ ہے کہ اودھ اخبار اور ناظر کے مقدمہ میں ناظر صاحب خیرخواہ حکومت ہند پر جو تاوان منصف حاکم نے عائد کیا ہے اسے حکومت ہند ادا کرے۔ ایسے بیسیوں جاں نثار و مال نثار حکومت کی جیب میں پڑے ہوئے ہیں۔ اگر ایسی حماقتوں کا تاوان حکومت کی چندیا پر سزاوار ہے تو یہی بات ناظر صاحب کی جنگ برما کی جنگ نہیں مہم چترال نہیں معرکہ ٹرانسوال نہیں عراق کی لڑائی نہیں سرحدی جدال نہیں یورپی قتال نہیں جو کہ صاحب کا اقبال بڑھانے کی خاطر جان بھی حاضر ہے یہ بھی مال بھی موجود ہے صرف کیجیے لڑنے بھڑنے کے بعد قرضہ کا بھار رہا بھی سنبھالیے ٹیکس بھی بند ہوا ہے یا خالی خولی زبانی اور قلمی دعائیں لیجیے۔ یہ دستور موقع محل سے برتا جاتا ہے یا ہر جگہ؟ ناظر صاحب نے جو کچھ کیا وہ ازراہ بتقاضائے خیرخواہی تھا نہ بصلہ و انعام سچ پوچھیے تو حکومت ہند کو ناظر صاحب سے بازپرس کرنی چاہیے کہ ارے کیوں؟ اس کا جواب دو۔ دوسری بات یہ قابل ایراد ہے کہ اما گاندھی کو برا بھلا کہا تھا تو خیر وہ بھی ہندوستانی تم بھی ہندوستانی ہمارے اودھ اخبار اور ناظر کو کس جرم سے ملزم بنایا۔ بدنام کیا۔ ہاں بولو جواب دو۔ بعض ذمہ دار حضرات کا خیال ہے کہ مابہ الالتباس کتاب حکومت کے ایما سے لکھی گئی تھی۔ لہذا مقتضائے مروت و انصاف یہ ہے کہ حکومت ہی سوا لاکھ نہ پیسہ بھی ادا کرے۔ یہ خیال بھی حماقت آمیز ہے۔

خدا بخشے نصیر الدین حیدر شاہ اودھ مرحوم کو انھوں نے دیکھا کہ منہ چڑھے فقیر اپنے ہاتھ سے اپنے ڈیل پر زخم لگاتے ہیں لہذا بڑے بہادر ہیں میدان جنگ میں پیٹھ نہ دکھائینگے جھکڑ کی دیر تھی ایک پوری پلٹنی منہ چڑھوں کی بھرتی ہوگئی اتفاق کسی باغی تعلقہ دار کی سرکوبی منظور ہوئی یہ تازہ فوج انکے مقابلہ پر بھیجی گئی اور سلامتی سے باقاعدہ بھاگ آئی۔ بادشاہ کو غصہ آیا افسر فوج کو سامنے بلایا پوچھا یہ کیا بات ہے تم لوگ تو زخم کھانے کے عادی ہو تم کو مرکا جہ کا کیوں نہ سہا۔

افسر نے دست بستہ عرض کی کہ خداوند ہم جو اپنے ہاتھ سے چرکا لگاتے ہیں تو رگ پٹھا دیکھ لیتے ہیں دشمن نہ تو رگ دیکھتے ہیں نہ پٹھا جہاں اٹھائی اور کٹار جھونک دی۔ بھلا ایسوں سے کون لڑ بھڑ کے اپنی جان گنوائے۔

مقدمہ ناظر و اودھ اخبار ولایت میں ہوا اگر ہندوستان میں ہوتا تو شاید حاکم رگ پٹھا دیکھ کے وار کرتا بھلا جسٹس سپکالرڈی کو کیا پڑی تھی کہ خواہ مخواہ رگ پٹھا دیکھنے کی تکلیف گوارا کرتا۔

ہم تھوڑی دیر کے لیے فرض کرتے ہیں کہ یہ شکست نوج حکومت کی غلطی سے حسین ہوا اور یہ شکست بہن حکومت ہند کی شکست ہے تو کیا وہ شکست بھی کھائے اور تاوان بھی اُٹھائے۔ یہ دُہرے کی چوٹ ہرگز سہنے کے قابل نہیں۔ یہی غنیمت ہے کہ جسٹس میکلارڈ ہی نے حکومت ہند سے اپنے فیصلے میں قرض نہیں کیا۔ ورنہ جسٹس کا اعتراض سنبھالنا کہیں نہ تھا۔

سنتے ہیں کہ حکومت برطانیہ نے بچوں کو ہوا میں اُڑنے کا عادی بنانا چاہتی ہے۔ ہوائی کلب جا بجا قائم ہونے والے ہیں حکومت زیر علیہ السلام سے ایسی انجمنوں کی مدد کرے گی دیکھیے اب تخم کنجشک دُنیا میں باقی رہتا ہے یا نہیں۔ اکالیوں کو اختیار ہے اگر وہ کہنا چاہیں تو کہہ سکتے ہیں ؎

تو کار زمیں را نکو ساختی
کہ بر آسماں نیز پرداختی

مگر زحلی قعینیوں کا خیال ہے کہ اب آسمانی بادشاہت برطانیہ کے زیر اثر آنے والی ہے۔

چند مسجدیں بھرت پور میں کھدوا ڈالی گئیں مذہبی باتوں کو تو مرلی جائیں مگر جو وفد مہاراجہ کے پاس فریادی گیا تھا اس سے اور مہاراجہ سے گفتگو نہایت دلچسپ ہوئی مہاراجہ نے کہا کہ میری رعایا میرے حکم انہدام سے مطمئن ہے اُسے کوئی اعتراض نہیں۔ سر رحیم بخش نے جواب دیا کہ ہم تمام رعایانِ ریاست کو اپنا بادشاہ سمجھتے ہیں آپ ہم کو بھی اپنی رعایا سمجھیے اور ہماری عرض قبول کیجیے۔ مہاراجہ نے فرمایا کہ آپ برطانی رعایا ہیں۔ میری رعایا نہیں ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ واقعی ایسی ذکی الحس رعایا خطرناک ضرور ہے۔ اس وفد کے رئیس کو اپنی رعایا بنا کے غضب میں جان کون ڈالے بغیر رعایا بنے تو سر پر چڑھ دوڑے رعایا بنے گا تو معلوم نہیں کیا قیامت ہوگی اسی خلق پر ایک نائی عمل کرتا تھا اپنے کبھی کسرت میں آئینہ نہیں رکھتا تھا

چیل خور کو کون رکھے!

بعض اخبار نویسوں کو پیر سجاد حسین خلیفہ خاص ریاست سے شکایت ہے کہ اُنہوں نے مہاراجہ کی ہاں میں ہاں ملائی مہاراجہ نے کہا کہ گھی کے بیچنے کا اُدار ناک ہی اور دوکانیں کھی بیچنے نہ پائے بہتے سو جو باقی ہے اسکو بے حرمتی سے بچانے کا یہی طریقہ ہے کہ منہدم کر دی جائے۔ اور سجاد حسین صاحب نے اس حسن انتظام کی تائید کی۔ مگر یہ شکایت بیجا ہے مسجد کہتے ہیں جائے سجدہ کو اور پیر صاحب کا اسم گرامی مع مبالغہ



روسل کیسٹن کی سواری

روانگی بے نیل مرام
ٹیسو آئے دھوم سے ٹھانہ یا روم سے

سجاد ہے یعنی بڑے سجدہ کرنے والے ہیں اگر سجاد مسجد میں سجدہ کرنا نہیں چاہتا تو وفد کو چون و چرا کا حق کیا ہے؟

شتق و شتق سنہ کے بیچ میں کسی کو دخل دینے کی کوئی وجہ نہیں۔ اس قضیہ میں ایک بڑی مسجد کا معاملہ بھی معرض بحث میں ہے جو کہ گیارہ بارہ سال اُس طرف پختہ کی گئی تھی۔ اور وہ ملا لبا سوا سو برس سے کچی تھی لہذا جانے ہمارے پیر صاحب نے کیوں یہ چلتا ہوا عذر نہ کیا کہ بڑی مسجد غیر مسلم کاریگروں سے بنوائی گئی تھی وہ خیال یہ جانب ہنا پاک نہ تھی لہذا قابل انہدام تھی۔ غالباً یہ

تحقیق طلب ہے اور آئندہ ثابت ہو جائے گی۔ تحقیق خرما ہے۔ ابھی وہ سجاد حسین صاحب ہوں یا عزیز الدین صاحب ہوں ہمارے نزدیک سب برابر ہیں۔

کسی مالک کا نفز اخبار نے اشتہار دیا کہ اہل زبان اڈیٹر کی ضرورت ہے اسپر زمیندار صاحب کہاں کے ہم سے پوچھیے تو واقعی اہل زبان ہونا عیب ہے ہم معزز ہمعصر زمیندار بجنور کی اس آفرنیح سے خوش نہیں ہوئے کہ:

آپ کی زبان مدعا طلب اور سائل ہے اور سلف حضرت کی زبان بکا تبادر تحریرات وادبیات کی اہم خدمات انجام دیتی ہے اسی وجہ سے جدید ہمعصر دمعلن اپنی ضرورت کو اہل زبان کے ساتھ مشروط کرنے میں حق بجانب تھا...... یہ معنی کہ اگر شاعت کا مدار اہل زبان۔ ایسے مصنفین و موجدین زبان کے گھیرے میں جا کے نکو بن گیا جیسے کہ ہمارے زمیندار صاحب ہیں تو اسکا صبر معزز ہمعصر مدینہ کی جان پر پڑے گا۔ اے حضرت اب اہل زبان کی خدمت کی ضرورت نہیں ہے ان موجدین زبان کو جسقدر محاورات بے محل استعمال کرنا تھے استعمال کر چکے اشال کے سوا دیہا اطلاع حاصل کیے بغیر تصرف ہو چکا طلبات کی بے ڈھنگی نقالی سے بھی فرصت ہو گئی۔ فہم السہل عنایت ہونے کی دعا بیٹے کے مرنے پر بھی دی جاتی ہے اور باپ کے مرنے پر بھی۔ پس ایسی نو ایجاد زبان ضرور خدمت اہل زبان سے بے نیاز ہے۔ دلی اور لکھنؤ کی زبان کی نقالی سلسلہ وار جاری تھی مگر اُس وقت تک اس نقالی نے خاصہ عروج حاصل کر لیا ہے پرانی اور نئی فائل اُٹھا کے دیکھیے اور موازنہ کیجیے مگر خبردار جو آپ نے استفسار کیا کہ یہ کہاں کے محاورات بول رہے ہو؟ اہل زبان کی زبان سے سُنتے ہیں یا تمہارے یہاں بھی بولے جاتے تھے۔ معزز ہمعصر مدینہ کا مقصد شاید یہ

کہ اُردو کے دہلوی و لکھنوی شرفاء جو محنت زبان کی تنقیح و اصلاح میں کی ہے اُسکی داد ملے یا اسکا شکریہ ادا کیا جائے تو بہ بخیریت ہے۔ اسے حفت فقرے جیسے محاورے رجا ہے غلط سلط بولا وہی استعمال کیے جائینگے مگر سو تجھوں پر تاؤ دیکے۔ خدا کے لیے مدیر صاحب ذری چپ سادھیے ورنہ ہمارے زمیندار صاحب محض پنجابی میں اپنے افکار و حوادث کا اظہار فرمائینگے اور سارے اُردو محاورات سے بمقتضائے غیرت بکلّی دستبرداری اختیار فرمائینگے۔ پھر وہی "سیر ظلمات" والی زبان ہوگی اور وہ بھی ضخیم مجلدات پنچ [illegible] آپ کا کچھ نہ بگڑے گا ہم کج مج زبان اُن کے افادات سے محروم ہو جائینگے۔

شاید ان فقرات سے کسی کو وہم ہو کہ یہ پنجابی اُردو کی توہین ہے تو ایسے حضرات کو معلوم رہنا چاہیے کہ اس قسم کے تعصبات سے ہمیں کبھی واسطہ نہیں رہا۔ ہم اہل پنجاب کے شکر گزار ہیں کہ وہ بڑا فیصد اپنی زبان کی اصلاح کر رہے ہیں اُنکی ترقی و ذوق کا یہ حال ہے کہ اکثر محاورات جو ہمارے قلم سے نکل جاتے ہیں اُسکا صحیح محل استعمال ہم سے دریافت کرتے ہیں بعض حق شناس حضرات نے ہم کو لکھا کہ زبان کا پایہ ہر دلعزیزی کی لالچ میں آ کے گرایئے نہیں اگر جاہل نہیں سمجھتے تو وہ سمجھیں۔ صحیح تمیز کا امتیاز پنجاب والوں میں بھی اتنا ہی ہے جتنا کہ کسی اور صوبہ میں جو لوگ خلوص نیت کے ساتھ اصلاح چاہتے ہیں وہ تعصب کے پاس نہیں پھٹکتے۔ ہم کسی شخص پر کبھی اس اعتبار سے اعتراض نہیں کرتے کہ وہ یہاں کا رہنے والا نہیں ہے بلکہ ہم غلطیوں سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں ۱۹۱۱ء میں لکھنؤ ہی کی جرأت کے عنوان سے ایک مشاعرہ کی تنقید کی گئی تھی اس مشاعرہ میں سب لکھنؤ کے شاعر شریک تھے مگر اس قسم کے اعتراضات نہ کیے جائیں تو لکھنؤ کی زبان بھی مہمل ہو جائے۔

دو ہندو، سید حسن ظرافت سینی، بسبوکاٹ نے جسٹس عبدالحق (اہل زبان) اشخاص کی اُردو پر چند جملے لکھے ہیں۔ بسبوکاٹ کا اعتراض تو صحیح ہے مگر عنوان خطاب اچھا نہیں ہے۔ چودھری خلیق الزمان اور سید ظہور احمد کچہری کے باشندے ہیں لکھنؤ کے رہنے والے نہیں ہیں اُنکی زبان یہ ہے "دعوے یا ثبوت دلا پائے ایک ہی" نوجوان منفرد وہ کے "اُنکو بھی ادبیات سے سروکار نہیں رہا" خان بہادر شیخ عبدالقادر، آغا محمد صفدر اور ہمارے مولانا حبیب "ادب" و زبان سے تعلق رکھتے ہیں، مضامین لکھتے رہتے ہیں مگر اُنکو وصی وغیرہ لکھنے کو دیا جائے تو وہ بھی مجبوراً اسی طرح کی اُردو لکھیں گے اور اگر نہ لکھیں تو کچہری کے بھوت اُن سے قصاص لینے پر آمادہ ہو جائیں اور اتنی غلطیاں گنوائیں کہ توبہ کرنی پڑے، لہٰذا یہ محل صوبہ ہائے متحدہ و پنجاب کے تقابل کا نہیں ہے۔

معزز معاصر "ظریف پنچ دہلی" ظرافت طرازی آپ فرماتے ہیں (زمیندار) "غالباً اسکا مطلب یہی ہے کہ پنجابیوں کو درخواست بھیجنے کی اجازت نہیں خواہ اہل زبانوں سے اچھا ہی لکھ سکتے ہوں" مولانا! یہ "اہل زبانوں" کی ترکیب آپ ہی کا حصہ ہے۔ ہم اپنے ظریف دوست سے ملتمس ہیں کہ وہ ان حضرت کی طرفداری نہ فرمائے خصوصاً جبکہ یہ حضرت دہلی اور لکھنؤ کی زبان سے سروکار نہیں رکھتے۔ وہ خود محقق زبان ہیں اور مدیر "مدینہ" بجنور جنھوں نے "اہل زبان" کی مشاداۃ پر نکتہ چینی کی تھی ذاتی حملہ فرمانے کے لیے پیچھے جھاڑ کے اسوجہ سے آمادہ ہو گئے ہیں کہ وہ بات نہ کی کہ ہو سکتے۔ اسی پر اکتفا نہیں فرمائی بلکہ آپ "اکڑ باز" اور "لڑاکو" کی مشہور عام لفظوں پر بھی معترض ہیں اعتراض یہ ہے کہ "اکڑ" اُردو ہے "باز" فارسی ہے دونوں کی ترکیب کیونکر صحیح ہوگی۔ واقعی یہ دونوں لفظیں ہیں تو "محیر العقول" ہیں وجہ ہے کہ جاہل اہل زبان دغڑی کے پیچھے "باز"، "بٹیر باز"، "خرم باز" (مفرد) چالباز کہتے ہیں۔ ماہر زبان مدیر زمیندار کی اصلاح محیر العقول کے بہت کچھ محتاج ہیں۔ علی ہذا القیاس لڑاکو بہت لڑنے والے مرد کو۔ لڑاکا بہت لڑنے والی عورت کو (بعض اوقات مرد کو بھی) کہتے ہیں خواہ دلّی والے ہوں یا لکھنؤ والے۔ یہ اُن کی زبان دانی کا قصور ہے۔ ہم اپنے دوست ظریف پنچ دہلی کو ہرگز مشورہ نہ دینگے کہ وہ ایسا اکھاڑا تیار کرے جسمیں پنجاب ایک فریق ہو اور دہلی و لکھنؤ دوسرا فریق۔ پنجاب کے مستند صاحبان قلم بھی غالباً اس نزاع میں حصہ نہ لینگے وہ جانتے ہیں کہ دہلی و لکھنؤ کی تقلید سے اُردو ہر جگہ زندہ ہے یہ تقلید اگر تحقیق کے ساتھ ہو تو غلطی سے محفوظ رہتی ہے۔

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

جو صاحب حکیم تلسی پرشاد گوالی کی بنائی ہوئی کتاب مجربات تلسی کا بغور مطالعہ کرینگے وہ ہر چھوٹی اور بڑی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت عمدگی کے ساتھ کرنے کے قابل بن جائینگے اور اگر وہ چاہیں تو اسکے ذریعہ وہ علاج میں سینکڑوں روپیہ کما سکیں گے اس میں ہر مرض کے وہ وہ نایاب نسخے مندرج ہیں جو کوڑیوں میں تیار ہوتے اور اشرفیوں کے فائدے دکھلاتے ہیں۔ قیمت فی کتاب مجلد ۱۲ علاوہ محصول مفت لو جو صاحب دس خریدار اردو خواں لوگوں کے نام مع پورے پتہ کے لکھکر بھیجیں گے اُنکو چراغ حکمت نامی رسالہ مفت بھیجا جائے گا۔

المشتہر منیجر دفتر چراغ حکمت علیگڈھ شہر (یوپی)

اصلی بہار عیش باتصویر

کوکا پنڈت کا بنایا ہوا اصلی ۲۴ آسنوں والا کوک شاستر

جسمیں عورت مرد کی علامات یعنی ہر جفت عورت کا بیان مع ہر صاحب کی [illegible] عورت کا رام کرنا [illegible] ہوئی بہت ساری [illegible] بہت باتیں جنکے بیان سے حیا مانع اصلی نہ طلب قیمت [illegible] قیمت فی جلد پیشگی [illegible] وی پی منگانے پر [illegible] ۔۔۔۔۔ [illegible]

چند کتب: کلیات [illegible] دیوان جان صاحب [illegible] عشق کامل [illegible] آہ بیکس [illegible] افسانۂ [illegible] دیوان [illegible] سیر باغ [illegible] لذت النساء باتصویر ۔۔۔۔۔ [illegible] موہنی منتر مع دعا محبت۔ جس سے معشوق حاضر ہو۔ موہنی کام لینا یا حسب منشا شادی کرانا [illegible] مسلمان وہندو [illegible] آسان ہوتی ہے [illegible] فرماتے [illegible]

بہار عیش بکڈپو نانوتہ ضلع سہارنپور پوسٹ نانوتہ

حد تک لایعنی ہو جاتی ہے مثلاً حضرت زنبیلدار نے اپنے افکار و حوادث میں ایک گپیی مثل "کرے داڑھی والا پکڑا جائے مونچھوں والا" تحریر کی ہے جو ایک خاص قصہ سے تعلق رکھتی ہے اور اگرچہ اُردو کی ضرب الامثال میں داخل ہے لیکن مہذب اہل زبان بے تکلفانہ صحبتوں کے سوا اسے کبھی حوالۂ قلم نہیں کر سکا مورد بھی وہ نہیں ہے جو زنبیلدار کے اہل زبانوں صاحب سمجھے ہوئے ہیں۔ زنبیلدار صاحب نے اسلئے اُلٹا دھڑا باندھا ہے کہ جنس کی مقدار میں کمی ہو جائے۔ یہ وہی "کالا ناتا ہے" والی مثل ہوئی۔ ایک آنکھول والے کو راستے میں ایک کانے صاحب نے دیکھا اور دیکھتے ہی کہنے لگے تو بھی تیرا باپ بھی غریب آنکھول والے نے کہا بھائی میں نے کیا قصور کیا تھا؟ فرمایا تو نے اپنے دل میں ضرور کہا ہوگا: "کانا بھی آتا ہے؟"

فی الواقع زبان دانی نہایت مشکل شے ہے۔ اخوت لکھنؤ پر جب چند مردوں کو "نازکبدن" لکھنے کا مقدمہ چلا ہے تو ڈاکٹر مرزا محمد ہادی صاحب مرزا پی ایچ ڈی نے مدعی کی جانب سے گواہی دی تھی کہ نازکبدن اُردو میں مرد کے لیے کہیں استعمال نہیں ہوا۔ ہم کو ہم پیشہ ہونے کی وجہ سے اخوت کے ساتھ ہمدردی تھی دوسرے اس مقدمہ میں جو لوگ مدعی تھے وہ شہر میں ہر دلعزیز نہ تھے اور قومی امور کو ان سے کبھی نفع نہیں پہونچا تھا۔ تیسرے تحقیق کا شوق تھا۔ بہر حال ہم نے دبیر، انیس اور دیگر کامل شعرا کے دیوان تلاش کیے نثر قصص کے اوراق اُلٹ ڈالے مگر مرد کی صفت نازکبدن نہ ملی۔ صرف ایک نثر غیر مطبوعہ قصہ میں دیو اور شاہزادے کا مقابل بایں الفاظ مذکور تھا۔ "وہ پیلتن یہ نازکبدن وہ کوہ پیکر یہ گل پیرہن" یا میر خلیق کے مرثیہ میں ایک جگہ شاہزادہ علی اصغر کی نسبت نازک بدن کا لفظ تھا۔ وہ بھی غیر مطبوعہ مرثیہ تھا۔ اس زمانہ میں بکثرت سند ملیں مگر وہ غیر قابل القبول تھیں نتیجہ یہ ہوا کہ بیچارے مولوی فضل الرحمٰن صاحب سزا پا گئے۔ دیکھیں آپ نے اہل زبان کی گرفت!

لطیفہ

سکاکی ایک عربی شاعر تھا، اس نے شعر کہا ؎

لا تسقنی ماء الملام فانّنی
صبٌّ قد استعذبت ماء بکائی

(مجھے آب ملامت سے سیراب نہ کریں تو عاشق ہوں اشک چشم کی شیرینی مجھے درکار ہے)۔ ابو تمام ایک دوسرا شاعر تھا سکاکی سے اور اس سے بہت جلتی تھی خدا جانے ابی تمام کے جلانے سے یا ظریفانہ کسی دل لگی بازی کے لیے تو کہیں دل لگی بازی کہنے سے اہل زبانوں میں وقار نہ گھٹ جائے دوست نے اپنے آدمی کے ہاتھ ایک شیشی بھیجی اور سکاکی سے کہلا بھیجا تھوڑا سا ماء الملام (آب ملامت) ہمیں بھیج دیجیے۔ سکاکی نے جواب لکھا کہ ابعث الیّ ریشۃ من جناح الذل (بازوے انکسار کے تھوڑے پر بھیجو تو میں بھی ماء الملام بھیجوں۔ (اشارہ ہے قرآن کی آیت کی طرف)۔

تو	ہم	میں
مخاطب	جمع متکلم	واحد متکلم

ایک سیاہ گوش نے ہرنی کو گدھے پر سوار جاتے دیکھا کہنے لگا اے بہن مجھے بھی اپنے ساتھ بٹھا لو۔ ہرن نے بٹھا لیا۔ میاں سیاہ گوش کسل راہ سے کسی قدر آسودہ ہوئے تو کہنے لگے واہ بہن تیرا گدھا کیا تیز ہے! تھوڑی دور آگے بڑھنے کے بعد کہا کہ ہم دونوں کا گدھا کیا تیز ہے۔ اب تو ہرنی گھبرائی اور کہنے لگی بس حضرت اب اُتر جائیے مجھے اندیشہ ہے کہ آگے چل کے آپ فرمائیں گے "میرا گدھا تیز ہے"۔

یہی حال ہماری برطانیہ کا ہے۔ موصل کے حقوق ابھی تو عراق کے ہیں کسیقدر کامیابی کے بعد عراق و برطانیہ کے ہو جائیں گے۔ پھر کچھ دن گزرنے کے بعد سُن لیجیے گا: "میرا گدھا بہت تیز ہے"۔

حکایت

کسی فقیر کی قبا جا بجا سے چاک ہو گئی درزی کے پاس سلوانے لایا میاں درزی نے سینے پرونے کے بعد قبا کو تہ کیا اور چر ترکوں کے نیچے دبا کے بیٹھ رہے جب بہت دیر ہو گئی تو شاگرد نے کہا اُستاد فقیر کی قبا تیار ہو چکی ہے کیوں دبا کر رکھا ہے؟ اُستاد نے شاگرد کے سر پر ایک دھول جمائی اور فرمانے لگے اچھے تو نے یاد دلا دیا ورنہ بھولا بالا فقیر اپنی قبا بھول کے یہیں چھوڑ جاتا۔

لی کمیشن کی رپورٹ بھی غالباً اسی خیال سے بالفعل چر ترکوں کے نیچے دبی ہے کہ شاید پیوند پارہ کرانے والا فقیر جھگڑو ہو یا نہیں کہ قوم کی توجہ کو کسی جرأت نے جھنجھوڑ دیا ہے ورنہ اب تو شاید سرخ بیٹھے ہیں۔ بمبئی والے محکمہ کی گیس وضع سے نکلی اور تو تجربہ ہوئی پانی پڑنے کے بعد غبار نہیں اُڑتا بس پھر کیا ہے جو ہونا تھا ہوا بوتلوں کا کاگ کھولنے کے لئے تو کیا ہوتا ہے۔ اچھا حضرت نصف لی و نصف لکم بھی منظور اور ریزرمینہ کو کا زیبہ تاوان بھی قبول۔

عرب کا مشہور طماع (لالچی) اشعب راستے سے گزر رہا تھا کہ لڑکوں نے گھیرا اور لگے ستانے، اشعب نے لڑکوں سے کہا جاؤ دیکھو سالم بن عبداللہ کے دروازے پر کھجوریں بٹ رہی ہیں۔ چھوکروں نے کہا تو بھی چل شاید تو نے جو کچھ جھوٹ موٹ کہا ہے وہ سچ ہو۔ غرض میاں اشعب لڑکوں سے بھی پہلے سالم بن عبداللہ کے دروازے پر پہونچ گئے۔

رنگ سامر سبیل کے دفتر میں ریزرمینہ کے تقرر کی سفارش اور ریزرمینہ کا زبان حال جواب!



شاعری کا آپ کی حضرت نرالا ڈھنگ تھا
جس سے بزم شعر میں ہر ایک کا دل تنگ تھا
جنگ پر آمادہ کوئی اور کوئی دنگ تھا
منہ بغل میں ڈالے کوئی سوگوار ننگ تھا
واہ میاں فیصل اسی پر دعوئ فرہنگ تھا
ہو سکا سیدھا نہ پائے عقل میں جو لنگ تھا

مضامین غیر

ملا ٹما اور سلطان آرا بیگم

نمبر ۳

(تتمہ ۱۵ جون ۱۹۲۴ء)

ملا جی کس کتاب میں لکھا چال ہے
بنچی حرام کہتے ہو بنچا حلال ہے

ٹما: اعیاذ باللہ استغفر اللہ۔ مومنین کے ساتھ حسن ظن لازم ہے۔ کیا آپ نے ان بعض الظن اثم نہیں سنا (گمان سے بہت پرہیز کرو اسلیے کہ بعض گمان گناہ ہیں) غیبت نے کبھی "ذکر سو" کا نام نہیں سنا البتہ ایک یتیم صاحبزادہ کسیقدر خوش گل اور خوش گلو تھا از بسکہ نور چشم سلمہ اللہ الصمد پر اس سے بھروے محبت پیش آتے تھے اور وہ بھی تا مخلوت تصاحب کا خواہشمند تھا تو میں اسے کا ہے اسے عطر دیتا تھا کہ درود پڑھے اور اسکا ثواب اس بانده درگاه رب الارباب یعنے نحیف سراپا تقصیر کو ملے۔ وان اجری الا علی اللہ لا ارید منہ جزاء ولا شکورا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یتیم مذکور ایک رقاصہ کی صحبت سے جدا کیا گیا تھا اسلیے بطور علاج بالضد لازم تھا کہ صحبت صلحا میں رکھا جائے۔ اس یتیم کے عادات میں داخل تھا کہ تنہائی میں مشق رقص ولہو الحدیث (یعنے غنا) کرتا رہتا تھا۔

بیگم: آپ تو جانتے ہیں مجھے ظن (گمان) سے نفرت ہے ظن پر عمل کیجیے آپ میں تو یقین کو مانتی ہوں۔ آخر کیا شہر میں یتیموں کی اولاد کال تھی۔ بگلی گلی یتیم ارے ارے پھرتے ہیں خاص اس یتیم پر ماتا نے کیوں زور باندھا اور عطر پھول سے آپ نے اسی کو سنوارنے کے لیے کیوں تجویز کیا۔ اللہ کرے اس نے جتنے فعل (فعل) کیے ہوں سب کا عذاب آپ کی جان پر پڑے۔ نگوڑا رنڈی کی صحبت میں رہتا تو گانا تھرکنا ناچنا سیکھنے کے علاوہ اور کوئی عیب نہ سیکھتا۔ اب صحبت صلحا میں جو سبق اسے ملا ہے وہ گانے ناچنے سے بھی برا ہے۔

ٹما: خیر یہ اپنی اپنی اجتہادی رائے ہے۔ استغفر اللہ العیاذ باللہ۔ ماشاء اللہ۔ سبحان اللہ۔"

بیگم: پھوٹ کا پڑے آپ کے اجتہاد میں۔ آپکے مجھ کو سات چھیرین کا پھولس۔ بڑے آئے وہاں سے مجتہدین کے وہی مثل ہے "مکر ساس بڑائی تیرے آگے بھی جائی" یہ سارا وبال دوسروں کے چراغ بجھانے اور اپنے چراغ جلانے کا ہے۔ آپکے والد نے بھی کبھی اجتہاد کیا تھا؟

ٹما: فض اللہ فاک (خدا تیرا منہ توڑے) اس غریب نے ہرگز کسی کے حق کو غصب نہیں کیا۔ سلہ مجھکو پیدا کیا ہے خداوند عالم نے واسطے حکومت شرعیہ کے ذلک فضل اللہ

بیگم: اس جھوٹ میں کیا سچ ہے۔ مگر آپ تو جب سے اس قابل ہوے کہ مولویوں کے ساتھ زانو بزانو بیٹھنے لگے اسیوقت سے دوسرے مولویوں کو زک پہونچانے کی گھاتیں سوچنے لگے۔ کسی کو روپیہ قرض دیا کہ اپنے بھائی سے لڑو بھلا سا نام ہے؟ اے یہی جبکا نام...... حدیث خوان سے ملتا جلتا ہے۔ مطلب یہ تھا کہ یہ دونوں لڑیں اور ہم تماشا دیکھیں۔ کبھی کوئی چال چلی کبھی کوئی۔ مرے اونٹ پہ سوار ہوے اور حاکموں کے دربار میں پہنچ کے اپنا رسوخ جتایا۔ دوسروں کو بیوقوف بنایا۔ اور اسی طرح کی صدہا باتیں مجھے معلوم ہیں کوئی کہاں تک بکے۔ آپ اپنے منھ سے حاکم شرع بنا کیجیے ہم نے تو جب سنا آپ کو مکڑی کی طرح جالا لگاتے سنا۔ بس اونٹ کا اور آپ کا جوڑا شیطان کے ساتھ فلک سے اترا آپ کی عنایت سے اونٹ نے ملنبہ ہی پائی اور اونٹ کے چلتوں آپکو معراج نصیب ہوئی۔ یہاں کے عالموں کو بدنام کروانے کے بعد آپ نے اپنی تکی گھیٹکی ڈاڑھی کی ٹٹی میں دو کے شکار کرنے کے واسطے ٹٹڑی کی۔ اب آپ اور آپکا اونٹ ایک بے وقوف امیر کی جائداد اور جان کے مالک ہیں۔ پانچوں گھی میں اور سر کڑھائی میں۔"

ٹما: بیگم صاحب واقعی تجسس منہی عنہ میں آپ کو ید طولے حاصل ہے۔"

بیگم: اسے ذری سمجھا کے کہیے۔"

ٹما: یعنے خداوند عالم کا ارشاد ہے تجسس نہ کرو اور آپ عیوب مومنین تلاش فرماتی ہیں۔"

بیگم: اعتراض آپ کا سر آنکھوں پر مگر یہ تو بتائیے کہ جب کوئی شخص خدائی فوجدار بن کر کسی جگہ پر دھنا دے جو اسکے لائق نہیں ہے یا کوئی شخص مان نہ مان میں تیرا مہمان۔ اپنے جاہل بیٹے پوتے کو زبردستی لوگوں کا پیشوا بنانے کی فکر کرے تو کیا غریب رعایا کو اتنا حق بھی نہیں ہونا چاہیے کہ وہ اپنے پیشوا صاحب کو کسوٹی پر کسے اور یہ کھوٹے کھرے کی جانچ کرے۔ اگر یہ تجسس منہی عنہ میں داخل ہے تو کوئی بات بن نہیں سکتی ہے آج آپ نے ایک چال چلی ہے کل ایک دھنیا جلاہا جسکو نجس اور پاک سمجھنے کا سلیقہ بھی نہوگا اس مسند پر آن بیٹھے گا اور ہمیں اسکے سامنے تجسس منہی عنہ پر عمل کر کے گردنیں جھکانی پڑینگی۔ سنتی ہوں کہ اسی طرح ایک کنجڑے صاحب سیدھا سادہ مولوی بننے کا آسان سمجھ کے مولوی بن بیٹھے بڑا سا پگڑ باندھ لیا اگلے زمانے والے بھولے ہوتے تھے انھوں نے سمجھ لیا کہ جتنا بڑا پگڑ ہے اتنا ہی بڑا علم بھی ہوگا۔ ایک نے پوچھا مولانا الحمد کا سورہ یاد کرا دیجیے کہنے لگے پڑھو بسم اللہ الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک...... آگے میں بھولتا ہوں نستعین ہے یا نسعین۔ دوسرے نے دریافت کیا صبح کی کتنی رکعتیں ہیں فرمایا تسو آپ جانیے وراندازاً تلی کھو تسو ہر جگہ ہوتے ہیں کسی نے ٹوکا کہ ہم تو آجتک دو رکعتیں سنتے آئے ہیں یہ تسو آپنے کہاں سے نکالیں۔ مولانا جھلائے دانت کٹکٹا کے جواب دیا "جو خدا تسو پہ راضی ہوا وہ دو رکعتوں سے کیونکر راضی ہوگا"

ایک عورت خط پڑھوانے لائی اسکے شوہر نے لکھا تھا ہم مع جہاز مع سلامت لعبہ اشتیاق

ملاتا تھا معلوم ہو کہ میں خیریت سے ہوں ایک تھان
عمدہ نین سکھ کا بھیجتا ہوں پلنگ کی چادریں بنوا لو۔
مولانا نے اس خط کو ہاتھ میں لیا اور گردن کو اسطرح
جنبش دینے لگے۔ پھر آنکھوں سے آنسو بھر کے چپ
ہو گئے عورت کا دل کتنا مولوی کے سبب رونے پر
وہ بھی آنسو بہانے لگی آخر پوچھا کہ مولوی صاحب
میرے پردیسی کی جان کی تو خیر ہے۔ مولوی نے
ٹھنڈی سانس بھری اور فرمایا یہ تھان ان کے
کفن سے بچ رہا تھا تمہیں بھیجا ہے۔ غریب عورت
رونے پیٹنے چلانے میں مصروف ہوئی اتفاق سے
ایک صاحب اسکے خاوند کے ملاقاتی ادھر آ نکلے
انھوں نے جو یہ واقعہ سنا تو بہت گھبرائے کہا کہ کل
ہی تو میں انھیں اچھا بھلا چھوڑ کے آیا ہوں خط
بھی پانچ چھ روز ہوئے انھوں نے تم کو لکھا تھا
ایک تھان نین سکھ کا بھی بھیجا تھا غرض خط پڑھا گیا
مولوی صاحب سے جواب طلب کیا گیا تو انھوں نے
سرنگوں ہو کے کہہ دیا کہ اسوقت میں غصہ میں تھا
میں نے خط پڑھا نہیں نین سکھ کا تھان دیکھ کے
عقل سے خیال کیا کہ ہو نہ ہو یہ کفن سے بچ رہا ہے۔
فرمائیے اگر تجسس معنی عنہ کا خیال کیا جائے
تو آپ جیسے ملا خطرۂ ایمان خدا کے دین کے ٹھیکیدار
بن جائیں یا نہیں۔ دوسری بات یہ کہ میں نے خود تجسس
کھوج نہیں لگایا کہنے والوں کی زبان کون پکڑ سکتا ہے اُڑتی
اُڑتی خبر میں نے بھی سنی۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ
صاحبزادہ سعدیہ دلیل دلیر اور بیباک بھی ہیں۔
ایسی باتیں چوری چھپے نہیں بلکہ ڈنکے کی چوٹ کرتے ہیں
کشمیری والا واقعہ دنیا میں مشہور ہے۔ جس طرح اس
بے چارے مولوی نے عقل سے خط پڑھا تھا اسی طرح
آپکے صاحبزادے عقل سے شریعت کے حکم سنائینگے"
ثمانہ:- استغفراللہ۔ نعوذ باللہ۔ وہ صاحبزادہ عارف کامل
ہے ادلۂ اربعہ کا"
بیگم:- پھر وہی آپ نے گول اور گنجلک بات کہی اے بی
کہتی کیوں آپ صاف بات کیوں نہیں کہتے جو سننے
والے کی سمجھ میں آ جائے"
ثمانہ:- ادلۂ اربعہ سے مراد ہے قرآن حدیث اجماع اور عقل

آپ بھی اس کو جانتی ہیں کوئی نئی بات نہیں کہتی ہیں"
بیگم:- سب سمجھتی ہوں نئی نہیں ہوں۔ میں تو غیر
مذہبی لوگوں کی غلطیوں پر مذہبی حکمت جہاں بیگم بھی ان
چیزوں کو جانتی ہے مگر میرا مطلب تو یہ ہے کہ آپ
ہی کی زبان سے آپ کے الفاظ کی تشریح بھی ہو
جائے۔ ہاں تو صاحبزادہ رکھتے ادلۂ اربعہ کا
پورا عالم ہے"
ثمانہ:- لاریب"
بیگم:- تو یہ اور بھی برا ہے ذرا جانے کس کام کا
جب عمل نہیں تو علم بیکار ہے۔ میں نے حدیثوں میں
دیکھا ہے کہ خطاکار عالم اگر گناہ کا عذاب دگنا
بھگتنا پڑے گا"
ثمانہ:- مگر مسائل اجتہادیہ میں خطا کرنا انشاء اللہ
موجب ثواب ہے"
بیگم:- خالی ثواب ہی نہیں بخشوا بہشت کے گناہ
بخشوانے کو کافی ہے؟ وہ خوش قسمت ہے جو
خطا کرے جب خطا میں ثواب ہے تو صواب
کی راہیں ڈھونڈھے بلا۔ خدا کے لیے ذری
یہ بات مجھے اردو زبان سے سمجھا دیجیے"
ثمانہ:- ہاں اب آپ نے مسلک برہان اختیار کیا
اب تک آپ خطابیات محضہ و اقناعیات صرفہ
وسفسطات خالصہ و مضحکات شنیعہ مطاعن رنگ
رہا تو یہ کہ در پے تھیں اہلاً قدومکم یا سعدا مالی"
بیگم:- لیجئے۔ آپ کو تو ہر وقت ایسی ہی دور کی سوجھتی ہے
یا در ہنا ہے خدا سمجھے آپ سے اور آپکے اونٹ سے تشنا
جانے پیدائش کے وقت آپ کی گھٹی میں اونٹ کی مینگنیں گھول کے
ثمانہ:- بہرحال آپ فحول علماء مجتہدین پر اعتراضات
کرتی ہیں آپ کو اپنی ذمہ داری محسوس کرنی چاہیے"
بیگم:- آپ نے کچھ گھاس تو نہیں کھا گئے ہیں مجھ سے بہت
خوشامد ہے انکی تو حتی الامکان حدیث کی حد سے
آگے نہیں بڑھتے تھے حدیث کی کتابیں خوب
غور سے پڑھتے تھے اگر ذہنی قوت اجتہاد دکھانے کا
شاید ہی کوئی موقع ملتا ہو ان کی کتابیں موجود ہیں
انکے فتوے موجود ہیں حدیث کے حوالے سے ان کا فتوی
مشکل خالی ہوتا تھا۔ یہ لوگوں کی جرأت تھی

بڑھ گئی ہے کہ حدیث کی طرف نظر ہی نہیں کرتے خود مجتہد بن
بیٹھے ہیں۔ میرے علاوہ کا نیچ ایسے ہی لوگوں کی طرف ہے
انکے افعال سے مذہب کی بدنامی ہوتی ہے جو چیز پہلے حلت
اور تشبیہ تھا کہ فیلفیہ کے کھانا حرام ہے وہ چیز
کھلے کہ جس طرح تیسرے خلیفہ خود اسکا ناجائز ہے اسی طرح
حدیث سے حکم ملنے پر اجتہاد جائز ہے۔ جو بھی یہ
نہیں ہے کہ حکم نہ کرنے سے اگلی ذات پر اعتبار ہو گیا کہ ہمیشہ
حدیث ڈھونڈھینگے پھر کو کہینگے اور کہینگے بھی تو بعد
میں نے ہر وقت حکم یہ کہا ہے کہ وہاں زیادتیوں کا
ذکر ہے جو آج کل کے نئے مجتہد کر رہے ہیں جو کسی
یہ حملہ نہ اہل مذہب پر ہے۔ بڑوں کی برائی کا ذکر کوئی
مذہب کے خلاف ہے نہ اہل مذہب کے خلاف۔ برے
عالموں کی مذمت سے مذہب کی کتابیں بھری ہوئی
ہیں حدیثوں میں برے عالموں کا بیان مثال کے
طور پر نہیں کیا گیا ہے بلکہ ان سے بچ کے چلنے کا
حکم دیا گیا ہے۔ وہ آدمی ہی کیا جو دینی قوم کو برائی
اور برے آدمیوں کے پھندے سے نہ چھڑائے۔
آپ کو اور آپ کے دوستوں کو میں عالم ہی
نہیں سمجھتی۔ اپنے نزدیک تو میں اس قسم کی گفتگو
میں مذہب اور اہل مذہب کا فائدہ سمجھتی ہوں"
آپ میں اماموں کی پیروی کرنے کی کوئی علامت
پائی نہیں جاتی۔ اپنی وضع کو دیکھیے۔ اپنے
ٹھاٹھ کو دیکھیے اپنے غرور کو دیکھیے۔ آپ
کی تو دو ہی باتیں ہیں" تسبیح ہے ہاتھ میں پھرتا
ہوں دانوں گھاٹ میں۔ جیسے ہی چار کے
کاندھوں پر چڑھنا آتا ہے اور بعض حرام
بنیا حلال کا سبق یاد ہے۔ نوچ چاہیں پھر یہ
جو لگے عالموں کی یہ روش ہوتی تو آج تک
مذہب مٹ چکا ہوتا........."

(باقی آئندہ)

راقم
فلاسفر

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی اور ہر ایک پرچہ کا مضمون تحریر کی قابلیت وغیرہ کی استعداد سے اُنھیں کافی واقفیت ہو گئی اُنکی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

ہمارا قاعدہ ہے کہ فالتو پرچہ جو دفتر میں بچ رہتے ہیں اُن کو نمونہ میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ خالب صفت کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں ملیں یا نہ ملیں اسکی پروا نہیں۔ لہذا کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار ہو جانا نمونہ طلب کرنے سے بہر حال بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظر کو ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی و ادبی فوائد محسوس ہوں اور چند مضمون بھی اُنکے مذاق کے موافق نکل جائیں تو دام وصول۔ ورنہ پنچ پی ہزار قسمت کھائی ہما بخیر شما بسلامت۔

(۲) نمونہ پسند آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ ڈاکخانہ کو سخاوت دکھانے کے مساوی ہے لہٰذا حضرت منی آرڈر بھیجیے کہ ہم انتظار وصول زر قیمت سے اور آپ انتظار ورود ہوا تا پنچ کی زحمت سے بچیں بعد وُہ آنہ کی جگہ چار آنہ بھی صرف نہ ہوں۔

۳۔ بعض قدر دان دفتر سے ختم مدت ختم خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا اب جتنے پرچہ اس عرصہ میں ناغہ ہو گئے سب اکٹھا بھیجو تاکہ فائل ناقص نہ رہے۔ اُنکی تعمیل ارشاد صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں بچ رہے ہوں۔

(۴) پرچہ ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہو جائیں وہ صرف ۲ ہفتہ کے اندر دوبارہ بھیجے جا سکتے ہیں بعد گزرنے ایام کی ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجے اور پرچہ منگائیے۔

(۵) اگرچہ پرچہ اودھ پنچ ملک کے لیے آپ کی رائے میں مفید ہے تو خود خرید ار ہو جانے سے بہر اعتبار قدردانی ادا نہیں ہوتا بلکہ اپنے احباب میں اسکی اشاعت کی امکانی کوشش بھی فرمائیے خیر الناس من ینفع الناس۔

والسلام۔ منیجر

اعلان باحلف

مجرب ہے

دعا سفید المحبت مع موہنی منتر

جو صاحب اگر آپ کسی کے عشق کے مبتلا ہوں اور آپ کو منظور ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا کسی حاکم افسر کو مہربان کرنا چاہتے ہو حسب منشا شادی کرانا چاہتے ہو فوراً اہل اسلام دعاء محبت اور اہل ہنود موہنی منتر منگا کر آزماویں۔ موہنی منتر سے مطلب تین یوم میں اور دعا محبت سے ۱۱ یوم میں حاصل ہوتا ہے دعا محبت صبح کے وقت صرف ایک مرتبہ پڑھی جاتی ہے جو پانچ منٹ میں ختم ہوتی ہے موہنی منتر تین یوم پڑھا جاتا ہے یہ ہیں کچھ نہیں قیمت ہر دو سوا روپیہ عمہ اور غربا سے عمہ علاوہ محصول لیا جاتا ہے۔ اگر آپ اس حلفیہ اعلان پر بھی اعتبار نہ کریں آپ کی قسمت۔ چند کتب ذخیرہ عشق کامل عمہ، فسانہ دلفریب عمہ، مفتاح الغیب ۸/، ماہ پیکر ۸/، لذت النسا باتصویر عمہ ملنے کا پتہ:

بہار عشق بکڈپو ڈاکخانہ نانوتہ ضلع سہارنپور

شرائط ایجنسی

(۱) سو روپیہ نقد ضمانتی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی شروع کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کیجائیگی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے بچا ہوا پرچہ واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ ۱۹۱۸ء کی چند ہی جلدیں بچی ہیں شائقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد ے مع محصول ڈاک

(۲) جلد ۱۹۱۹ء کے دہ نمبر اس نمبروں میں انشا پردازی کے بہترین نمونہ موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے شائقین کو فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد عمہ۔ علاوہ محصولڈاک

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

معجز نما حمائل مترجم مع تفسیر اردو

نمونہ مفت روانہ ہوگا

مترجم حکیم علامہ حضرت مولانا فرمان علی صاحب [illegible] حاشیہ پر جا بجا علوم و مسائل قرآنیہ [illegible] ہو کا دو ترجمہ اصل عربی سفید کاغذ پر چھپکر تیار ہو گئی ہے [illegible] رسول کریم و صحابہ کرام کی کامل سوانح عمری و نہایت مفید [illegible] فضائل [illegible] یہ مجلد باتصویر اول نمبر [illegible] محصول [illegible] جملہ اقسام قرآن شریف خورد و کلاں نمونہ مفت روانہ ہوگا ملنے کا پتہ

نور محمد کارخانہ تجارت کتب پٹریا کوچہ چیلان دہلی

مفت نمونہ

منگوا کر دیکھو

کہ جاس پان میں کھانے کا مسالہ ایسا ہے کہ کھا کر دیکھو عجائب چیز ہے اسکی صفت کو آزما کر دیکھو۔ قیمت فی ڈبیہ عہ اور بڑی ڈبیہ ۸/ [illegible]

پنڈت پیارے لال شکل محلہ گنج کان پور

خوشبودار!! خوش ذائقہ!! خوش رنگ!!

زردہ تمباکو سے خوردنی

فی سیر عہ، ے، للعہ، ۸/ [illegible]

قوام مشکی زعفرانی گولی لقرئی و طلائی

[illegible]

مقبول خان اقبال خان

تاجر تمباکو سے خوردنی دعطر لکھنؤ سے طلب فرمائیے

تار کا پتہ سُرتی لکھنؤ۔ فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سورج مارکہ

جرمنی خضاب ۳۲۹

اس سے بہتر خضاب دوسرے نہیں [illegible]

ہر صفت موصوف ہے

مطبوعات اورینٹل

قیمت فی شیشی عہ فی بکس عمہ

[illegible]

المشتہر

ایجنٹ [illegible] بیا [illegible]

[illegible]